روحانیت الحادیت کا رد ہے
از: محمد فیصل نواز

روحانیت الحادیت کا رد ہے

حق و باطل ہمیشہ سے موجود رہے ہیں لیکن امت مسلمہ کو آج جتنے فتنوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اتنا ماضی میں کبھی نہیں کرنا پڑا۔ اونچائی سے بہتے تیز پانی کے دھارے کی طرح فتنے ہم پر مسلط ہو رہے ہیں گویا کہ وہی صورتحال دکھائی دے رہی ہے جو ایک روایت میں بیان ہوئی ہے کہ:

" ایک شخص صبح مومن ہو گا اور شام کو کافر یا شام کو مومن ہو گا اور صبح کافر"

لہذا آج کا دور پر فتن دور ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام فتنوں سے محفوظ فرمائے۔

آمین!

الحاد:

اس پرُ فتن دور کا سب سے بڑا فتنہ یا یوں کہیے کہ فتنوں کی جڑ فتنہ الحاد ہے۔ الحاد کی اجمالی تعریف یہ ہے کہ

"حق صراط مستقیم سے انحراف کرنا حق راہ کو چھوڑ کر باطل کو اختیار کرنا الحاد کہلاتا ہے۔ چونکہ ہر فتنہ راہ حق سے منحرف ہوتا ہے بلکہ فتنہ تو کہتے ہی اسے ہیں جو صراط مستقیم کو چھوڑ کر باطل کا راستہ دکھائے۔"

لہذا الحاد کی مذکورہ تعریف کے مطابق ہر فتنہ الحاد ہے جبکہ معروف اور مروجہ الحاد کا بنیادی عقیدہ انکار خدا ہے۔ ملحدین اس وحدہ ولاشریک ذات کا انکار کرکے خود

کو ہر مذہبی پابندی سے آزاد سمجھتے ہیں نفسیاتی لذت اور مذہب پرستی الحاد کے بنیادی مقاصد ہیں۔ ملحد خود کو ہر مذہبی قوانین سے آزاد کر کے یہ مختصر زندگی عورت اور دولت کی غلیظ لذتوں میں گزارتا ہے۔یقینا مذہب بالخصوص دین اسلام اس طرح کی غفلت بھری زندگی گزارنے کی مزاحمت کرتا ہے لہذا ملحدین نے ایسی پابندی سے جان چھڑانے کے لیے صرف مذہب ہی نہیں خود وجود خدا کا ہی انکار کر دیا نا کسی قادر مطلق ذات کے وجود ماننا پڑے نہ کسی مذہبی پابندی کا سامنا کرنا پڑے اس طرح وہ عیاشی والی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ الحاد میں علم کا ذریعہ مشاہدہ یعنی (Observation) ہیں جو چیز نظر آئے گی اس کا یقین کیا جائے گا ایمان بالغیب کا انکار کیا جاتا ہے جیسے وجود خدا، آخرت، ملائکہ حساب و کتاب اور جنت و دوزخ غرض یہ کہ جس چیز کا مشاہدہ نہ کیا جائے تو اس کا انکار الحاد

کا لازمی جز ہے۔ الحاد روز بروز پھیلتا جا رہا ہے آزاد خیالی، نفس پرستی اور مذہب کے حوالے سے معتصبانہ سوچ الحاد کے مشہور اسباب ہیں، ملحدین کے نزدیک یہ کائنات ایک بے شعور مادے سے خود بخود وجود میں آگئی جس کا مشاہدہ خود ملحدین نے بھی نہیں کیا۔

روحانیت:

روحانیت مادیت کی ضد ہے چونکہ الحاد کی بنیاد مادہ اور مادہ پرستی پر ہے لہذا روحانیت الحادیت کا ضد ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ روحانیت کسے کہتے ہیں؟ اس حوالے سے مولانا آصف اقبال مدنی فرماتے ہیں کہ:

"لفظ روحانیت روح سے بنا ہے اور روح کے معنی ہیں راحت سکون و قرار لہذا روحانیت کا مطلب بنے گا ایسا عمل جس سے سکون حاصل کیا جائے۔"(روحانیت کا درست مفہوم)

انسان کے دو وجود ہیں ایک مادی وجود (ظاہری) بدن اس کو تندرست رکھنے کے لیے مخصوص غذا کا استعمال ضروری ہے مزید اس کو نیند اور ورزش سے تندرست رکھا جا سکتا ہے لیکن ان طریقوں سے انسان کو دائمی سکون چین اور اطمینان نصیب نہیں ہوتا کیونکہ دلی اور دائمی سکون کا تعلق انسان کے وجود سے ہے جس کو روحانی وجود کہتے ہیں جس کا تعلق ہماری روح کے ساتھ ہے۔ جس طرح مادی وجود کی ایک خاص غذا سے ہی انسان کا ظاہری بدن تندرست رہتا ہے اسی طرح روحانی جسم کی بھی ایک خاص غذا ہے اگر وہ غذا دستیاب نہ ہو تو یہ روحانی وجود بے

چین اور کمزور پڑ جاتا ہے۔ ملحدین عورت ،دولت ظلم و ستم اور دیگر گناہوں کی لذتوں سے سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں اگر روح کی یہی غذا ہوتی تو تمام ملحدین دائمی طور پر پر سکون اور مطمئن ہوتے لیکن حقیقت میں ملحدین شک (کنفیوژن) اور بے مقصد بھری زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

روحانیت کا تعلق ظاہری مادے سے نہیں ہے۔ روحانیت روحانی عقائد و اعمال سے ہی حاصل ہوگی مثلا روحانیت (دلی راحت اور سکون) بھی حاصل ہو گا جب یہ یقین کیا جائے گا کہ یہ کائنات خود بخود نہیں بنی بلکہ اس کو ایک عظیم ذات نے عدم سے وجود بخشا ہے جس کو رب کہا جاتا ہے۔ روحانیت تب ہی حاصل ہوگی جب اس بات پر یقین رکھا جائے کہ ہمارا وجود بے مقصد نہیں ہے بلکہ اس کو ہمارے رب نے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے روحانی سکون تب ہی حاصل

ہو گا جب اس عقیدے پر پختہ یقین ہو کے مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا اور ہمارے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔

اچھے اعمال پر جنت (دائمی انعام) ملے گا اور برے اعمال کے بدلے عذاب دیا جائے گا لہذا اس سوچ کے ساتھ وہ شخص دنیا میں بھی شک کا شکار نہیں ہو گا کبھی بے رواروی کا شکار نہیں ہو گا کبھی گناہوں اور نفسیاتی لذتوں کی طرف نہیں لپکے گا جب اس کے ذہن میں مرنے کے بعد حساب دینے کا خوف ہو گا تو ایک با مقصد زندگی گزارے گا۔ ظلم و ستم لوٹ کھسوٹ اور مادہ پرستی آخرت کے خوف سے زائل ہو جائے گی۔ اسی طرح ایک شخص اپنی روحانی غذا حاصل کر کے ایک روحانی زندگی گزارتا ہے۔

اس طرح روحانیت (دلی چین) اللہ کے ذکر میں رکھی گئی ہے انسان فرائض کے بعد نوافل کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے انسان جتنا اللہ کے قریب ہوتا ہے اتنا ہی روحانی شخصیت کا حامل ہوتا ہے اور ایک انسان جتنا روحانی ہوتا ہے اتنا مادہ پرستی سے دور ہوتا ہے۔

روحانیت سے الحادیت کا علاج

آپ دونوں (روحانیت اور الحادیت) کا موازنہ پڑھ چکے ہیں اب یہ فیصلہ کرنا آسان ہوگا کہ مادہ پرستی سے نجات کا طریقہ کیا ہے؟ مادیت کا رد کیا ہے؟ واضح ہوا ہے کہ الحادیت کی بنیاد مادیت ہے اور مادیت کی ضد روحانیت ہے لہذا ثابت ہوا کہ روحانیت الحادیت کا رد ہے مادہ پرست (ملحد) نفسیاتی خواہش سے وقتی لذت

تو حاصل کر سکتا ہے لیکن اس کو دائمی سکون اور راحت نصیب نہیں ہوتی دائمی

سکون اور راحت اور سکون صرف روحانیت میں ہے روحانیت صرف مذہب

اسلام کو ماننے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے سے حاصل ہو گی۔

الحادیت میں انسان شک کی وادی میں کھویا رہتا ہے جبکہ روحانیت میں انسان کو

یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔ الحادیت ایک بے مقصدیت کا نام ہے جبکہ روحانیت

ایک بارگاہ میں سربسجود ہو کر (دائمی) انعام جنت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

الحادیت میں وقتی جسمانی لذت اور دائمی بے چینی اور بے سکونی کا سامنا ہے جبکہ

روحانی دنیا میں وقتی جسمانی مشقت کے ساتھ دائمی (ہمیشہ کی) سکون راحت اور

کامیابی کی خوشخبری ہے۔ الحادیت میں ظلم و ستم اور لوٹ کھسوٹ ہے جبکہ

روحانیت میں انصاف ایسا کہ بروز قیامت ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے گا۔

روحانیت میں ایک مقصدیت ہے انسان ایک واضح نظریے کے تحت ایک پر سکون زندگی گزارتا ہے جبکہ الحادیت میں ایک ملحد کی زندگی ایک جانور کی زندگی کی طرح بے مقصدیت ، غیر یقینی کیفیت، بے سکونی میں اور وقتی لذت کے حصول میں بسر ہوتی ہے۔لہذا یہ ثابت ہوا ہے کہ الحادیت ہر فساد کی جڑ اور اصل ہے جبکہ روحانیت ہر الحادی مرض کا علاج ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمارا خاتمہ بالایمان فرمائے۔ آمین ثم آمین!

از قلم: حافظ محمد فیصل نواز

پی ایچ ڈی سکالر (فزکس)

۰۴_۰۵_۲۰۲۵ء